ادبیات

# الامام المجدّد السرهندیؒ

مولانا غلام نبی فاروقی شرقپور ضلع شیخوپورہ

| | |
|---|---|
| حمداً لمن يُعطي الانام نوالا | علما وحكما للعقول عقالا |
| ثم الصلوٰة على النبي وآله | وعلى الصحابة كلهم تتوالى |
| لله في عرض البسيطة الفتن | مقبولة عند الاله تعالى |
| هم وارثون عن الرسول لدينه | هم ناقلون لدينه أجيالا |
| واتوا الديانة كابراً عن كابرٍ | كانوا رجالا للعلوم جبالا |
| منهم مجدد الالف ثاني اذا اتى | قطب الولاية عارف فعّالا |
| هو جامع لشريعة بطريقة | بحر الهدى يسقي العطاش زلالا |
| كانت بارض الهند عند ظهوره | فتن تجر الى القلوب ضلالا |
| قد اشربت في الناس الفة بدعة | لم يتركوها غافلين مآلا |
| خلط الرعايا في التناكح بينهم | بالمسلمين مع الهنود عيالا |
| نصب الكنائس في جوار مساجد | خلطوا الشمائل ضيّعوا اعمالا |
| ضيعت شريعة ربنا باصولها | وفروعها حتى اخيف زوالا |
| بدعات اكبرشه جلال الدين في | دين الهيّ سمعت ثقالا |
| عمّ الفساد وقد مضى بسبيله | نال الحكومة ابنه ومثالا |
| فالشيخ خالف كل فعل معاند | ضد الشريعة زوّجوه خبالا |
| بديانة وامانة ومتانة | وفطانةٍ ورزانة اكمالا |
| بسياسةٍ شرعية نبوية | حنفيةٍ دينيةٍ اعمالا |
| بجبلّة الفاروق شيمةُ شيخنا | يمحو المفاسد كلها ابطالا |
| لم يكترث بجفاء اهل حكومةٍ | آخذوه في تلك البلاد جدالا |

فأعاد من حکم الشریعة ما عفا — وأباد کل الرسم استیصالا

حتی رأی جہانگیر خیر منامہ — فأراد استخلاصہ اجلالا

فاتی الی ان اصلح المطوح من — دین الرسول وحاز فیہ جمالا

اما الملوک فسوف یسلب ملکہم — فالحکم للرحمن جل جلالا

فجزاہ رب الناس خیر جزائہ — ذو الفضل والنعم الجسام جزالا

والیوم تراب قال رب اغفر لنا — آثامنا أجرامنا اثقالا

انت الکریم ولا تخیب سائلا — وسوالک یقبض العطا ونوالا

---

ماہنامہ **انوار مدینہ** لاہور

★ انوار مدینہ پاکستان کی ممتاز دینی درسگاہ جامعہ مدنیہ لاہور کا علمی، ادبی اور اصلاحی مجلہ ہے۔ جس میں مقتدر علماء کرام اور نامور اہل قلم کے گرانقدر علمی و تحقیقی مضامین اور پُرمغز و بصیرت افروز مقالے، نیز مشاہیر شعراء کا کلام اور اسلاف کے ملفوظات و ارشادات اور ان کے مستند حالاتِ زندگی شائع ہوتے رہتے ہیں۔

★ اس کے اجرا کا مقصد نئے فتنوں سے پیدا شدہ مفاسد کی اصلاح، اسلامی افکار و اقدار کی اشاعت اور موجودہ اقتصادی پیچیدہ مسائل کا اسلامی حل پیش کرنا ہے۔

★ اس کے نگرانِ اعلیٰ شیخ اسلام حضرت مولانا السید حسین احمد المدنی رحمہ اللہ کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا الحاج السید حامد میاں مدظلہم ہیں۔

★ آپ خود بھی اسکی خریداری قبول فرمائیں۔ اور اپنے احباب کو اسکی ترغیب دیکر مستحق اجر و ثواب ہوں۔

کاغذ سفید، ٹائیٹل خوشنما، صفحات (فی الحال) ۵۶، قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے، سالانہ ۶ روپے

طلبہ سے سالانہ ۵/ روپے

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ مدنیہ - کریم پارک، راوی روڈ - لاہور۔ فون نمبر 62932

انتخاب از جناب محمد اقبال قریشی ہارون آبادی

قسط ۴

# امام ربّانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے علوم و معارف

بروایت حکیم الامت مولانا تھانویؒ

۵۸۔ فرمایا: حضرت مولانا گنگوہیؒ ایک مرتبہ بیمار ہوگئے جب تندرست ہوئے تو صاحبزادے نے شکریہ میں بہت لوگوں کی دعوت کی۔ مولاناؒ نے اپنے ایک خاص خادم سے فرمایا کہ جب غریب لوگ کھانا کھاچکیں تو ان کے سامنے کا بچا ہوا کھانا جو کہ سقوں کو دیا جاتا ہے وہ سب میرے پاس لے آنا کہ وہ تبرک کھاؤں گا۔ اور یہ خیال نہ کرنا کہ ان کا بدن صاف نہیں، ان کے کپڑے صاف نہیں۔ اور اس کو تبرک اس لئے قرار دیا کہ وہ لوگ مومن ہیں۔ خدا کے محبوب ہیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ یَا عَائِشَةُ قَرِّبِی الْمَسَاکِیْنَ۔ چنانچہ وہ کھانا حضرت کے پاس لایا گیا اور حضرتؒ نے اسے رغبت سے کھایا تو کیا کسی نے ایسی قدر غریبوں کی کر کے دکھائی ہے۔ (تجارتِ آخرت ص۱۴)

اس سے حضرت گنگوہیؒ کی اتباع سنت اور تواضع ظاہر ہے۔

۵۹۔ فرمایا: حضرت مولانا گنگوہیؒ فرماتے تھے کہ آجکل کے پیروں کی یہ حالت ہے۔ کہ اگر کوئی دیہاتی ان کے سامنے سر کھجانے لگے تو پیر صاحب کو خیال ہوتا ہے۔ کہ شاید پگڑی میں سے روپیہ نکال کر دے گا۔ واقعی بالکل سچ ہے۔ حرص و طمع نے ہماری وہی حالت بنادی۔ (تجارت آخرت ص۱۵، ذکر الرسولؐ ص۱۳)

۶۰۔ فرمایا: حضرت مولانا گنگوہیؒ جو اس قدر مضبوط اور قوی القلب تھے کہ بڑے سے بڑے فتنے اور فساد کے وقت بھی مستقل رہتے۔ اور از جا رفتہ نہ ہوئے تھے۔ اس کا راز یہی تھا کہ وہ صرف ایک ذات کی رضا پر نظر رکھتے تھے۔ ثمرات پر نظر نہ رکھتے تھے۔ ایک زمانہ میں مدرسہ دیوبند کے خلاف دیوبند میں بڑی شورش تھی، اور اہل قصبہ کا مطالبہ وہی تھا جو آجکل ہو رہا ہے کہ ایک ممبر ہماری مرضی کے موافق ممبران مدرسہ میں بڑھا دیا جائے۔ مولانا گنگوہیؒ اس کو منظور نہ

فرماتے تھے۔ یہ فتنہ اس قدر بڑھا کہ اس زمانہ میں جو میرا دیوبند جانا ہوا تو مجھے مدرسہ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہوا۔ میں نے حضرتؒ کو ایک خط لکھا کہ اگر اس وقت شہر والوں کا مطالبہ مان لیا جائے تو مدرسہ کا کچھ نقصان نہ ہوگا کیونکہ مجلس شوریٰ میں کثرت آپ کے خدام کی ہے۔ اور کثرت رائے سے ہی فیصلہ ہوا کرتا ہے۔ ان کے ایک ممبر کی رائے سے فیصلہ پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا اور مطالبہ نہ ماننے میں مجھے مدرسہ کے بند ہو جانے کا اندیشہ ہے تو حضرتؒ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہم کو مدرسہ مقصود نہیں، رضائے حق مقصود ہے۔ اور نا اہل کو ممبر بنانا معصیت ہے جو خلاف رضائے حق ہے۔ اس لئے ہم اپنے اختیار سے ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس پہ ہم سے مواخذہ ہوگا۔ اگر اہل شہر کے فتنہ سے مدرسہ بند ہو گیا تو اس کے جواب دہ وہ قیامت میں خود ہوں گے کیونکہ ان کے ہی فعل کا یہ نتیجہ ہوگا ہم سے اس کا مواخذہ نہ ہوگا۔ الحمدللہ جو بات مجاہدوں سے برسوں میں بھی حاصل نہ ہوئی وہ بزرگوں کی جوتیوں کے طفیل ایک ساعت میں حاصل ہو گئی۔ حضرتؒ نے اس تحریر میں جس علم کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وہ بہت بڑا علم ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ ثمرات مقصود نہیں صرف رضائے حق مقصود ہے۔ نہ مدرسہ مقصود ہے نہ طلبہ کی کثرت مطلوب ہے۔ نہ عمارت مقصود ہے۔ صرف رضا مقصود ہے۔ اگر رضائے حق کے ساتھ یہ کام چلتے رہیں تو چلاؤ اور حسب ہمت و طاقت ان میں کام کرتے رہو۔ اور جو کام طاقت سے زیادہ ہو اس کو الگ کرو۔ واللہ اس علم سے بہت سے پریشان حالوں کی پریشانیاں اور وساوس قطع ہو گئی ہیں۔ اس علم سے اعمال میں کام لے کر دیکھو تو اس کی قدر ہوگی۔ (ارشاد الحق حصہ دوم صفحہ ۵، ۵۱)

۱۰۔ فرمایا، کہ صورت ریا ریا نہیں ہے۔ اسی کی ایک فرع یہ بھی ہے کہ وسوسہ ریا ریا نہیں ہے۔ بس ریا وہ ہے کہ عمل دینی سے مقصود وہی غیر حق ہو اور غیر حق کو ارضاء حق کا واسطہ بھی نہ بنایا گیا ہو۔ اور اگر مقصود عمل سے غیر حق ہو تو غیر کا وسوسہ آنا مضر نہیں رہا۔ رہا یہ کہ اس کا معیار کیا ہے جس سے معلوم ہو کہ وسوسہ ریا تھا۔ نہ کہ حقیقت ریا تو ائمہ طریق نے اس کو بھی بیان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ریا یہ ہے کہ اس کے دیکھنے والے چلے جائیں تو یہ ذکر وغیرہ کو قطع کر دے اور اگر ان کے جانے کے بعد ذکر کو قطع نہ کرے تو دیکھنے والوں کے ہوتے ہوئے جو ان کی طرف خیال کیا تھا۔ یہ وسوسہ ریا تھا، ریا نہ تھا۔ خوب سمجھ لو بعض لوگ اس حقیقت کے نہ جاننے سے پس و پیش کرتے ہیں کہ اس میں تو ریا ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا گنگوہیؒ نے ایک شخص کو ذکر جہر تعلیم فرمایا تو اس نے یہی کہا کہ اس میں تو ریا ہو گی خفی کر لیا کروں۔ مولاناؒ نے فرمایا جی ہاں اس میں تو ریا ہو گی اور